کے مخاصمانہ رویے اور مسلمانوں کی اپنی صفوں میں بے اطمینانی کے علاوہ بنیاد پرستوں کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ عیسائی ووٹر اس دفعہ ووٹ دینے کے لیے بڑی تعداد میں گھروں سے نکلے۔ بیکا کے علاقے میں جہاں شیعہ ووٹروں کی سب سے زیادہ تعداد رہتی ہے' انتخابات کی صورت حال سے پتہ چلتا ہے کہ حزب اللہ کو سب سے زیادہ نقصان بیروت اور جبل لبنان کے حلقوں میں اٹھانا پڑا۔ اس سے پارلیمنٹ میں بنیادپرستوں کی راہ روکنے کے لیے عیسائیوں کے ووٹوں کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جنوب اور بیکا وادی میں حزب اللہ کی کامیابی معمولی نوعیت کی ہے۔ علاقے پر ترقیاتی پیکج کے ذریعے مرکزی حکومت کی بڑھتی ہوئی گرفت حزب اللہ کی مدمقابل اسٹیبلمنٹ کی حامی شیعہ جماعت امل کی مضبوط ہوتی پوزیشن اورامن کے مذاکرات میں ممکنہ پیش رفت حزب اللہ کی قوت میں کمی کا باعث ہے۔ (جائزے میں ۱۹۹۶ء کے پارلیمانی انتخابات کی دیگر دو خصوصیات میں سے ایک جنوب کا سیاسی ابھار اور بیروت کا احیا ہے۔ اس کا دوسرا پہلو شمال اور جبل لبنان کا تنزل ہے۔ تیسری خصوصیت انتخابات میں شام کے حامی امیدواروں کی شکست بتائی گئی ہے)

Hilal Khashan, Journal of South Asian and Middle Eastern Studies, 1997, PP. 24-49

سعودی عرب

☆☆☆☆

سعودی عرب میں براہ راست ٹیلیویژن پروگراموں کے اثرات(13)

زیر نظر جائزہ سعودی عرب میں ٹیلیویژن کے براہ راست پروگراموں (ڈی بی ایس) کے بارے میں ردعمل پر مشتمل ہے۔ اسلام کے دو مقدس ترین شہروں کے حامل اس ملک میں ٹیلیویژن کا آغاز ۱۹۶۵ء میں جدہ اور ریاض سے ہوا۔ اس کے دو چینل ہیں اور یہ مائیکرو ویو اور سیٹلائیٹ کمیونیکیشن کے ذریعے عربی اور انگریزی میں ملک بھر میں سروس مہیا کرتے ہیں۔ سعودی عرب وہ واحد ملک ہے' جہاں پبلک سنیما کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ حکومت کو مغرب یا کسی عرب ملک سے ایسی فلموں کی ملک میں درآمد پر تشویش لاحق ہوتی ہے' جو بادشاہت کی رجعت پسندانہ اسلامی روایات سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اگرچہ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں چند امیر سعودی تاجر اور شاہی خاندان کے افراد سیٹلائٹ ڈشوں کے مالک تھے' حکومت نے ڈش اسٹینوں کی سرکاری طور پر حوصلہ شکنی کی پالیسی جاری رکھی۔ ۱۹۹۰ء میں کویت کے خلاف عراقی جارحیت نے ڈش کے ذریعے سی این این اور دیگر مغربی ذرائع ابلاغ سے خبریں سننے کا جواز فراہم کیا۔ سب سے اہم بات یہ کہ جنگ نے پرائیویٹ اور حکومتی کوششوں کو تیز تر کر دیا کہ وہ عرب لیگ کے کنسورشیم کے تحت